بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿ماہ محرم﴾

فرعونی ظلم سے نجات کا مہینہ

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلاة والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین نبینا محمد وعلی آلہ و صحبہ أجمعین و بعد:

محرم الحرام کا مہینہ انتہائی عظمت کا حامل اور بابرکت ہے، محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَاللهِ اثْنَاعَشَرَشَهْراً فِيْ كِتَابِ اللهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَالأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَالِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلا تَظْلِمُوا فِيْهِنَّ أَنْفُسَكُمْ﴾

اللہ کے یہاں مہینوں کی گنتی بارہ ہی ہے، اللہ کے نوشتہ کے مطابق اس دن سے جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، جن میں چار مہینے حرمت والے ہیں، یہی مضبوط دین ہے، لہذا ان مہینوں میں (قتال ناحق سے) اپنے آپ پر ظلم نہ کرو

التوبة ٣٦

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں، جن میں چار مہینے حرمت کے ہیں، تین تو لگاتار ہیں ذی القعدہ، ذی الحجہ، اور محرم اور رجب مضر جو جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان ہے۔ رواہ البخاری ٢٩٥٨

حرمت کا مہینہ ہونے کی وجہ سے اس مہینہ کا نام محرم رکھا گیا ہے۔ ان مہینوں میں ظلم وقتال بڑا سنگین جرم ہے، حالانکہ ظلم تو ہر حال میں ظلم ہی ہے، مگر حرمت کے مہینوں میں اس کی سنگینی کچھ اور ہی زیادہ ہے۔ ہم اپنی اس مختصر سی تحریر میں ماہ محرم کو تین قسموں میں تقسیم کریں گے، تاکہ آپ اس مہینہ کے اعمال صالحہ، اس ماہ کی بدعات اور منکرات سے اچھی طرح واقف ہو سکیں۔

﴿محرم الحرام کی تاریخی حیثیت﴾

تاریخی لحاظ سے یہ مہینہ بڑی اہمیت کا حامل ہے، اللہ تعالیٰ نے اسی مہینہ میں فرعون کو سمندر میں ڈبو کر ہلاک کیا تھا، چونکہ فرعون کا ظلم اور جبر اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا، مگر جب اللہ کی گرفت ہوئی اور فرعون اور فرعونی غرق آب ہو گئے تو اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم نے سکھ اور چین کا سانس لیا، اور موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے شکرانے کے طور پر روزہ رکھا۔ ذی الحجہ کا مہینہ اگر نمرود کے مقابلہ میں ابراہیم علیہ السلام کی فتح کا مہینہ ہے تو دوسری طرف محرم الحرام کا مہینہ فرعون کے مقابلہ میں موسیٰ علیہ السلام کی فتح کا مہینہ ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک نظام ہے کہ ہر ظالم کو ایک مقررہ وقت تک ہی کے لئے مہلت دیتا ہے، پھر جب اس کی گرفت کا وقت آجاتا ہے تو بڑی سخت پکڑ فرماتا ہے، دشمن خواہ کتنا ہی طاقتور ہو جائے پاور نہیں بلکہ سوپر پاور یا اس سے بڑا کسی بھی پاور اور اختیارات کا مالک ہو جائے وہ اللہ کی قوت کے آگے بے بس ہے، موسیٰ علیہ السلام نے جس دور میں دعوتِ توحید کا آغاز کیا تھا وہ دور فرعون کے عروج کا تھا، فرعون آپ کی پیدائش سے قبل بنی اسرائیل کے سارے بچوں کو ذبح کرادیتا اور بچیوں کو زندہ چھوڑ دیا کرتا، مگر موسیٰ علیہ السلام

واللہ نے نبی بنا کر بھیجا تو فرعون کے دربار میں یہ کہہ کر بھیجا کہ **اننی معکما اسمع و أریٰ** سننے اور دیکھنے کے لحاظ سے میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے دربار میں جا کر توحید کی دعوت دی، اور اسے ایک اللہ کی طرف بلایا، اور ساتھ ہی اپنی قوم سے کہا میری قوم کے لوگو! ﴿ **استعینوا باللہ و اصبرو.** تم اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر سے کام لو ﴾، یہ زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں جسے چاہے اس کا وارث بنا دے، اور انجام (خیر) تو متقیوں ہی کے لئے ہے، وہ موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے: آپ کے آنے سے پہلے ہمیں ستایا جاتا تھا، اور آپ کے آنے کے بعد بھی ستایا جاتا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: عنقریب تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا، اور اس سرزمین میں تمہیں خلیفہ بنا دے گا، پھر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرعونیوں کو کئی سال تک قحط اور پیداوار کی کمی میں مبتلا کیا تاکہ وہ کچھ سبق حاصل کر سکیں، مگر وہ عبرت حاصل کرنے کے بجائے غرور اور سرکشی میں حد سے بڑھ گئے، حق و باطل کا معرکہ قائم رہا، ظلم و جور کی تاریخ لکھی جاتی رہی، دعوت توحید جاری رہی، فرعون کا غرور اور گھمنڈ سر چڑھ کر بولتا رہا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو لے کر مصر سے نکل جاؤ، فرعون کو جب اس کی اطلاع ملی تو اس نے تعاقب کیا اور جب دریا کے قریب پہنچ گیا تو بنو اسرائیل گھبرا کر کہنے لگے موسیٰ! ہم تو دھر لئے گئے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے، پھر اللہ کے حکم سے موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی کو پانی پر مارا، اور دریا میں بارہ راستے بن گئے جس سے موسیٰ علیہ السلام اور بنو اسرائیل سمندر پار کر گئے پیچھے سے فرعون نے آ کر کہا: چلو یہ تو راستہ میرے لئے ہے، اور اپنے لشکر کو لیکر سمندر پار کرنے لگا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے وہیں غرق کر دیا اور دنیا والوں کے لئے اس کی موت کو سامان عبرت بنا دیا۔

جب ظلم گذرتا ہے حد سے قدرت کو جلال آجاتا ہے　　　　فرعون کا سر جب اٹھتا ہے موسیٰ کوئی پیدا ہوتا ہے

یہ عظیم واقعہ اسی محرم الحرام کی دس تاریخ کو پیش آیا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اصل قوت اللہ کے پاس ہے، اور مسلمان کو کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے، دنیا کے موجودہ حالات کے تناظر میں ہم خصوصی طور پر اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ذریعہ اس سے اپنے تعلقات کو مستحکم کریں۔

محرم الحرام کا مہینہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے، اس لئے کہ محرم سے ہمارا اپنا سال شروع ہوتا ہے، یہ مہینہ ہجرت کا مہینہ ہے، جس ہجرت کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہجرت اس سے پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے، جس ہجرت کے بعد اسلام کو ایک نئی زندگی ملی، ایک نئی سلطنت قائم ہوئی اور اسلام پھلا پھولا اور پروان چڑھا۔ اس لئے تاریخی لحاظ سے یہ مہینہ کافی اہمیت کا حامل ہے، اب آیئے ذرا اس کی شرعی حیثیت ملاحظہ فرمائیں۔

﴿ماہ محرم کی شرعی حیثیت﴾

شرعی لحاظ سے اس مہینہ کی بڑی اہمیت ہے، اس مہینہ میں کثرت سے نفلی روزہ رکھنا مسنون ہے، جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے بہترین روزہ محرم کا ہے، جو اللہ کا مہینہ ہے اور فرض نمازوں کے بعد سب سے بہترین نماز صلاۃ اللیل (تہجد) ہے　　　رواہ مسلم ۱۹۸۲

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ:

نبی کریم ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ دس محرم الحرام کو یہودی روزہ سے ہیں، آپ ﷺ نے ان سے

پوچھا یہ کیسا روزہ ہے؟ جس پر انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو انتہائی نیک اور صالح دن ہے، یہی وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمنوں سے نجات دی تھی، جس کی خوشی میں موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو موسیٰ کے معاملہ میں تم سے زیادہ حق رکھتا ہوں (کہ روزہ رکھوں) چنانچہ آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ رواہ البخاری ۱۸۶۵

عاشوراء کا روزہ اس لحاظ سے بھی بڑی اہمیت وفضیلت کا حامل ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ:

میں نے رمضان کے بعد عاشوراء کے روزوں سے بڑھ کر کسی اور صوم کا اتنا اہتمام کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھا۔

رواہ البخاری ۱۸۶۷

ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

عاشوراء کا روزہ گذشتہ ایک سال کے (صغیرہ) گناہ مٹا دیتا ہے رواہ مسلم

عاشوراء کا روزہ دسویں محرم کو رکھا جاتا ہے، لیکن نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ:

تم نو (۹) دس (۱۰) یا دس (۱۰) گیارہ (۱۱) یعنی دسویں سے ایک دن پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھ لیا کرو، تاکہ یہود کی مخالفت ہو جائے، جیسا کہ دوسری روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر آئندہ سال میں زندہ رہا تو نویں کو بھی روزہ رکھوں گا، مگر اس سے قبل ہی آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے، رواہ مسلم

﴿اس ماہ کی بدعات وخرافات﴾

یہ مہینہ اپنی پہلی دو حیثیتوں سے تو امتیازی شان کا مالک ہے، مگر افسوس کہ دنیا کے نام نہاد مسلمانوں نے اس مہینہ کی حرمت کو پامال کر دیا، اس کی تاریخی حیثیت کو فراموش کر دیا، اور اس کی شرعی حیثیت کو زنگ آلود کر کے نوحہ وماتم، ڈھول وتاشہ، بین وباجہ اور دیگر منکرات میں پڑ گئے، ۶۱ ہجری میں کربلا کے میدان میں نواسۂ رسول حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سانحہ پیش آیا، جس کی یاد میں لوگ نوحہ وماتم کرتے ہیں، حالانکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ کسی مسلمان کے لئے تین دن سے زیادہ کسی میت کا سوگ منانا جائز نہیں، البتہ کسی عورت کا شوہر مر جائے تو وہ چار ماہ دس دن تک سوگ منا سکتی ہے، مگر افسوس کہ ہزارہا سال گذرنے کے بعد بھی نوحہ وماتم کی یہ رسم ختم نہ ہو سکی، حالانکہ یہ ایک کھلی گمراہی اور صریح بدعت ہے۔

ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:

وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے، جو گریبان پھاڑے، سینہ کوبی کرے اور جاہلیت کی پکار پکارے۔ متفق علیہ

محرم الحرام کے مہینہ میں تعزیہ کی رسم ایک ہندوانہ رسم ہے، اس دن بدعتی مسلمان سیاہ کپڑے پہنتا ہے، اس دن اچھی غذا نہیں کھاتا ہے، نوحہ وماتم کرتا ہے، مرثیہ اور دوسرے قصائد کا اہتمام کرتا ہے، عاشوراء کے چالیس دن بعد چہلم کرتا ہے، جس میں کھانے اور دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے، دراصل

یہ رسم یہود کی سازش، ہندوؤں کی نقل اور روافض کے مکر کا نتیجہ ہے، اس مہینہ کی خوشی، اس کا روزہ، اس کی تاریخی اور شرعی حیثیت، فتح خیبر اور دوسرے عظیم تاریخ ساز معرکوں اور فتوحات کے اس مہینہ کو یہود نے ایک مکر کے ذریعہ ماتم حسین میں تبدیل کر دیا ہے، دسہرہ ہندوؤں کا ایک تہوار ہے، جس میں ہندو اپنے رام کی مورتی بناتا ہے، اور دس دن تک اس مورتی کے آگے گانے اور اشعار پڑھتا ہے، اور یہ کہتا ہے کہ میرے رام آئیں گے، اور دنیا سے ظلم کا خاتمہ کریں گے، پھر دسویں دن اس مورتی کو کسی ندی یا تالاب میں ایک جلوس کے ساتھ بہا دیتا ہے، ٹھیک یہی کام ایک مسلمان محرم الحرام میں کرتا ہے، اور تعزیہ بنا کر دس دن تک نوحہ و ماتم کرتا ہے، تعزیتی جلسے کرتا ہے، اور حسین رضی اللہ عنہ کی محبت کا دم بھرتا ہے، اور کہتا ہے کہ میرے حسین آئیں گے اور دنیا سے ظلم کا خاتمہ کریں گے، اور دسویں دن اس تعزیہ کو ایک جلوس کے ساتھ کسی قریبی ندی یا تالاب میں لے جا کر پھینک دیتا ہے، فرق یہ ہے کہ ہندو اپنے رام کو بلاتا ہے اور مسلمان اپنے حسین کو، حالانکہ دونوں عمل شرک کے ہیں۔

دیکھا جو تعزیہ کو تو پنڈت نے یہ کہا تو نے تو میرے مندر کا نقشہ چرا لیا

کاغذ میں جب حسین کو تو نے بلا لیا مٹی کی مورتی میں خدا کیوں نہ آئے گا؟

چونکہ ہندو پاک کے مسلمانوں میں بہت سی رسمیں ہندوؤں سے گھس آئی ہیں، دیوالی کے مقابلہ میں شب برات، گنگا جل کے مقابہ میں انا ساگر، دان کے مقابلہ میں نذر و نیاز، مندروں کے مقابلہ میں درگاہیں، اوتار کے مقابلہ میں اولیاء، اسی طرح دسہرہ کے مقابلہ میں تعزیہ کی یہ رسم ہے، ہندوستان میں یہ رسم امیر تیمور لنگ مغلیہ باشاہ کے زمانہ میں اس کے ایک شیعہ وزیر معزالدولہ شیعی نے ایجاد کی تھی، افسوس تو یہ ہے کہ اس ماتم کی آڑ میں صحابہ کرام کو برا بھلا کہا جاتا ہے، انہیں گالیاں دی جاتی ہیں، اور ان صحابہ کرام پر بھی تیر و نشتر چلائے جاتے ہیں جن کا اس واقعہ سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے، بلکہ اس وقت وہ دنیا میں موجود ہی نہ تھے، حتیٰ کہ ان کے مکر و فریب کا حال یہ ہے کہ کربلا کا واقعہ بیان کرتے وقت حسین رضی اللہ عنہ کے اصل قاتلوں کا نام بھی نہیں لیتے، اس لئے ہمیں اس یہودی اور شیعی مکر کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں اس مہینہ کی تاریخی و شرعی حیثیت کو پہچاننے اور اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور یہود و نصاریٰ کے مکر سے محفوظ رکھے، آمین اور ہمیں دلوں کا تقویٰ عطا فرمائے، اور آخرت کی فکر کے ذریعہ اصلاح اعمال کی توفیق بخشے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللهَ إِنَّ اللهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر ایک کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس نے کل کے لئے کیا سامان تیار کیا ہے، اور اللہ سے درتے رہو اور جو کچھ تم کرتے ہو یقیناً اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ الحشر ۱۸

اعداد

انصار زبیر محمدی

داعیة بمکتب الدعوة والارشاد وتوعیة الجالیات بالجبیل

سعودیہ عربیہ ص ب 1580 الجبیل 31951

فیکس 03-3626600 فون 03-3625500-1020